1964_6_15_22

6 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپوٹس 1964

پوڈر پلاسٹکس (پی) لمیٹڈ

بنام

اٹس ورکمین

19 دسمبر 1963

پی۔بی۔گجیندرگڈکر اور کے۔سی۔داس گپتا جسٹس

صنعتی تنازعہ-بونس-مکمل بنچ فارمولے کے مطابق کٹوتی کس اصول پر عمل کیا جائے-صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (14 آف 1947)۔

سال 1959 کے بونس کے لیے کارکنوں (جواب دہندگان) کے دعوے کے سلسلے میں اپیل کنندہ اور اس کے کارکنوں کے درمیان ایک صنعتی تنازعہ پیدا ہوا۔ جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ وہ مہنگائی الاؤنس سمیت تین ماہ کی تنخواہ کے برابر بونس حاصل کرنے کے حقدار ہیں۔ اپیل کنندہ نے فل بینچ فارمولے کی بنیاد پر کٹوتیوں کا دعوی کیا۔ اپیل کنندہ نے کمپنی کے ڈائریکٹرز میں سے ایک مسٹر۔کے۔آر۔پودار کے لیے تصوراتی معاوضے کے ذریعے 60,000 روپے کی کٹوتی کا دعوی کیا۔ اپیل کنندہ کے مطابق کے۔آر۔پودار نے اپنا پورا وقت اپیلانٹ شذکرہ کی نگرانی اور انتظام کے لیے وقف کیا، اور اس لیے وہ ماہانہ 5,000 روپے کی شرح سے معاوضے وصول کرنے کا حقدار تھا۔ اپیل کنندہ نے بحالی کا دعوی بھی کیا۔ ان حقائق پر ٹریبونل نے اپیل کنندہ کو ہدایت کی کہ وہ جواب دہندگان کو آدھے مہینے کی بنیادی اجرت کی شرح سے بونس ادا کرے جس میں مذکورہ سال کے الاؤنس اور اوور ٹائم شامل نہیں ہیں۔ یہ اس فیصلے کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ اس عدالت میں آیا ہے۔

منعقد: (i) کہ اپیل کنندہ جیسے ادارے میں اگر ڈائریکٹرز میں سے کوئی اپنا وقت ادارے کے امور کی نگرانی اور انتظام میں صرف کرتا ہے، تو وہ مناسب معاوضہ وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔ لیکن موجودہ معاملے میں مسٹر پودار نے اصل میں کوئی معاوضہ نہیں لیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فل بینچ فارمولا کا کام کرنا کچھ معاملات میں نظریاتی ہے، لیکن آجر کے لیے یہ جائز نہیں ہوگا کہ وہ خالصتا فرضی اور تقریبا افسانوی بنیاد پر پیشگی الزامات کے دعووں کو متعارف کروا کر اسے مزید نظریاتی بنائے۔ ٹریبونل نے مسٹر پودار کے تخیلاتی معاوضے کے حوالے سے اپیل کنندہ کے کٹوتی کے دعوے کو اس بنیاد پر جائز نہیں سمجھا کہ مسٹر پودار کو باقاعدگی سے معاوضے کی ادائیگی نہیں کی گئی تھی اور اسے حساب کتاب میں مناسب طریقے سے نہیں دکھایا گیا تھا۔

گجرات انجینئرنگ کمپنی بنام احمد آباد مسیلینیس انڈسٹریل ورکرز یونین، L.L.J 1961 II 660 اور کوڈانیری اسٹیٹ بنام الٹس ورکمین L.L.J 273 1960 I، پر انحصار کیا۔

(i) یہ صحیح قانونی حیثیت نہیں ہے کہا ستعمال شدہ مشینری کو صرف استعمال شدہ مشینری کے ذریعے بحال کیا جانا چاہیے۔لیکن موجودہ معاملے میں بحالی کے دعوے کے سلسلے میں ٹریبونل کا نتیجہ اپیل کنندہ کی قیادت میں شواہد کی تعریف پر مبنی ہےاور ریکارڈ پر دستیاب مواد کے حوالے سے اس میں خلل نہیں ڈالا جاسکتا۔

ساؤتھ انڈیا مل مالکان ایسوسی ایشن بنام کوئمبٹور ڈسٹرکٹ ٹیکسٹائل ورکرز یونین، (1962) آئی ایل ایل جے 223، پر انحصار کیا۔

(iii) یہ فرض کرنا غلط ہوگا کہ اس عدالت نے ساؤتھ انڈیا مل مالکان ایسوسی ایشن کے معاملے میں ٹریبونل کے ذریعے اپنائی گئی ایڈہاک بنیاد کی منظوری دی یا اس کی توثیق کی۔

(iv) یہ تجویز کرنا غیر معقول ہوگا کہ اگر آجر بحالی کے اپنے دعوے کو درست ثابت کرنے کے لیے کافی ثبوت پیش نہیں کرتا ہے اور ٹریبونل اس ثبوت کو مسترد کرنے کی طرف مائل ہے جو پیش کیا گیا ہے، اس کے باوجود ٹریبونل کو خالصتاً فرضی اور خیالی ایڈہاک بنیاد پر کچھ بحالی کا فیصلہ دینا چاہیے۔موجودہ معاملے میں آجر نے بحالی کے لیے ثبوت پیش کیے اور اسے ٹریبونل نے مسترد کر دیا۔

(v) اس عدالت کی طرف سے مستقل طور پر یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ بونس کے حساب میں آجر انکم ٹیکس کے ساتھ ساتھ ویلتھ ٹیکس کی کٹوتی کا دعوی کرنے کا حقدار ہے؛ لیکن موجودہ معاملے میں، اس بات کا تعین کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ وصول کردہ یا ادا کردہ ویلتھ ٹیکس کی رقم کتنی ہے، اور اس لیے، اپیل کنندہ کو اس اکاؤنٹ پر کوئی راحت نہیں دی جاتی

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1963 کی دیوانی اپیل نمبر 496۔

1961 کے حوالہ (آئی ٹی) نمبر 43 میں صنعتی ٹریبونل، مہاراشٹر کے 26 اگست 1961 کے ایوارڈ سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

ایس۔وی۔گپٹے، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل آف انڈیا اور ای۔این۔شراف، اپیل کنندہ کے لیے۔

کے۔آر۔چودھری، جواب دہندگان کے لیے۔

19 دسمبر 1963۔-عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:-

گجیندر گڈکر جسٹس: اپیل اپیل کنندہ پودر پلاسٹک (P) لمیٹڈ اور جواب دہندگان، اس کے کارکنوں کے

درمیان صنعتی تنازعہ سے پیدا ہوتی ہے، اوراس میں جواب دہندگان کی طرف سے سال 1959 کے بونس کے لیے کیے گئے دعوے کا حوالہ ہے۔ جواب دہندگان کا دعوی ہے کہ متعلقہ سال کے لیے انہیں تین ماہ کی تنخواہ کے برابر بونس ملنا چاہیے جس میں مہنگائی الاؤنس بھی شامل ہے۔ فریقین کو سننے اوران کی طرف سے پیش کردہ شواہد پر غور کرنے پر ٹریبونل نے ہدایت دی ہے کہ اپیل کنندہ جواب دہندگان کو آدھے مہینے کی بنیادی اجرت کی شرح سے بونس ادا کرے گا جس میں مذکورہ سال کے الاؤنس اور اوورٹائم شامل نہیں ہیں۔ یہ اس فیصلے کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آیا ہے۔

اپیل کنندہ ایک نجی کمپنی ہے اوراس کا رجسٹرڈ دفتر پودر چیمبرز، پارسی بازار اسٹریٹ، فورٹ، بمبئی میں واقع ہے۔ یہ سپاری باغ روڈ پر ایک فیکٹری کا مالک ہے جہاں وہ پلاسٹک کی مصنوعات تیار کرتا ہے۔ ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندہ کا مقدمہ یہ تھا کہ اگر فل بینچ فارمولے کے مطابق مناسب اکاؤنٹس بنائے جاتے ہیں، تو یہ پایا جائے گا کہ کوئی اضافی رقم دستیاب نہیں ہے جس سے جواب دہندگان کو کوئی بونس ادا کیا جا سکے۔ دوسری طرف، جواب دہندگان نے زور دیا کہ فارمولہ کے کام کرنے سے زیادہ مقدار ظاہر ہوگا جس سے بونس کے طور پر تین ماہ کی اجرت آسانی سے ادا کی جا سکتی ہے۔ ہمیشہ کی طرح، فریقین کے درمیان تنازعہ پہلے کے الزامات پر مرکوز تھا جس کے بارے میں اپیل کنندہ نے دعوی کیا تھا کہ اسے مجموعی منافع سے کاٹا جانا چاہیے۔ فریقین کے درمیان تنازعہ کے نکات میں سے ایک یہ تھا کہ آیا فرسودگی جسے پیشگی چارج کے طور پر کاٹا جانا ہے وہ قانونی فرسودگی یا نظریاتی عام فرسودگی ہونی چاہیے۔ منافع کا اعداد و شمار 2.70 لاکھ روپے پر تسلیم کیا گیا۔ ٹریبونل نے متبادل حساب کتاب کیا، ایک اس بنیاد پر کہ قانونی فرسودگی کیلئے ہی کٹوتی کی جانی چاہیے، جبکہ دوسرا اس بنیاد پر تیار کیا گیا تھا کہ اپیل کنندہ کے دعوے کے مطابق عام تخفیف کی کٹوتی کی جانی چاہیے۔ پہلے حساب میں دستیاب زیادہ مقدار 0.44 لاکھ روپے پایا گیا۔ متبادل حساب پر، یہ 0.33 لاکھ روپے پایا گیا۔ اس اپیل کے مقصد کے لیے ہم مؤخر الذکر کے حساب کو قبول کریں گے جو اس بنیاد پر کیا گیا ہے کہ نظریاتی عام فرسودگی کو کم کرنا ہوگا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے ہمارے سامنے تسلیم کیا ہے کہ اس حساب میں دو غلطیاں ہیں۔ عام تخفیف کی رقم جو 0.78 لاکھ روپے کے طور پر دکھائی گئی ہے، 0.73 لاکھ روپے ہونی چاہیے۔ اسی طرح انکم ٹیکس کی رقم جو 0.96 لاکھ روپے کے طور پر دکھائی گئی ہے 0.95 لاکھ روپے ہونی چاہیے۔ اس طرح، یہ حساب لگانے میں ٹریبونل کی طرف سے اپیل کنندہ کے حق میں تقریبا 6,000 روپے کی دو غلطیاں کی گئی ہیں، اوراس سے دستیاب اضافی رقم 0.39 لاکھ روپے ہو جائے گی؛ یہ اس معاملے کا ایک

پہلو ہے جسے ہمارے سامنے اپیل سے نمٹنے کے لیے ذہن میں رکھنا ہوگا۔

فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے ہمارے سامنے جس اہم نکتے پر زور دیا گیا ہے وہ کمپنی کے ڈائریکٹرز میں سے ایک مسٹر کے۔ آر۔ پودار کے لیے نظریاتی معاوضے کے طور پر 60,000 روپے کے پیشگی چارج کے طور پر کٹوتی کے لیے اپیل کنندہ کے دعوے سے متعلق ہے۔ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ اپیل کنندہ ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی ہے اور چار بڑے حصص دار پودار خاندان کے رکن ہیں۔ وہ ہیں: آر اے پودار، جی آر پودار، کے آر پودار اور بی جے پودار؛ پانچواں شیئر ہولڈر ایم/ ایس پودار ٹریڈنگ کمپنی ہے۔ پرائیویٹ لمیٹڈ، چھٹا جے ایجنٹس پرائیویٹ لمیٹڈ، ساتواں نیشنل ٹریڈرز پرائیویٹ لمیٹڈ اور آٹھواں رتی لال بی دیسائی ہے۔ اپیل کنندہ کے مطابق، کے آر پودار نے اپنا پورا وقت اپیل کنٹریکشن کی نگرانی اور انتظام کے لیے وقف کیا، اور اس لیے وہ ماہانہ 5,000 روپے کی شرح سے معاوضے وصول کرنے کا حقدار تھا۔ اس دعوے کی حمایت میں، ادارے کے منیجر، مسٹر گپتا نے ایک حلف نامہ پیش کیا اور خود کو جرح کے لیے پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر پودار فیکٹری میں صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک اور 2-30P. M. سے 6-30P. M. تک حاضر رہتے ہیں۔ ان کی جانچ پڑتال میں یہ بات سامنے آئی کہ جب پچھلے ڈائریکٹر کو معاوضے کے طور پر 1000 روپے ماہانہ ادا کیے جاتے تھے تو اس سلسلے میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے ایک قرارداد منظور کی گئی تھی۔ لیکن مسٹر کے آر پودار کے معاوضے کے حوالے سے ایسی کوئی قرارداد منظور نہیں کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، اپیل کنندہ نے خود زور دیا ہے کہ مسٹر پودار نے اصل میں کوئی معاوضہ نہیں لیا کیونکہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اپیل کنندہ کی مالی حالت بہت تسلی بخش نہیں تھی، اور اس لیے مسٹر پودار اپنے معاوضے کی وجہ سے اخراجات کو بچانا چاہتے تھے۔ یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ اپیل کنندہ جیسی تشویش میں اگر ڈائریکٹر میں سے کوئی اپنا وقت تشویش کے معاملات کی نگرانی اور انتظام میں گزارتا ہے، تو وہ مناسب معاوضہ وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔ گجرات انجینئرنگ کمپنی بنام احمد آباد میسیلینیس انڈسٹریل ورکرز یونین اور کوڈانیری اسٹیٹ بنام اٹس ورکمین اور دیگر میں اس عدالت کے فیصلوں کے پیش نظر اس موقف سے اختلاف نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ ان فیصلوں پر انحصار کرتے ہوئے، اپیل کنندہ کی جانب سے زور دیا جاتا ہے کہ ٹریبونل نے مسٹر پودار کو معاوضے کی وجہ سے کسی کٹوتی کی اجازت نہ دینے میں غلطی کی تھی۔

ہماری رائے میں، اپیل کنندہ ٹریبونل کے فیصلے سے سنجیدگی سے لڑ نہیں کر سکتا، کیونکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ مسٹر پودار نے درحقیقت کوئی معاوضہ نہیں لیا ہے۔ فارمولہ کا کام کرنا بلاشبہ کچھ معاملات میں نظریاتی ہے، لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ آجر کے لیے یہ جائز نہیں ہوگا کہ وہ خالصتاً فرضی اور تقریباً افسانوی بنیاد پر پیشگی الزامات

کے دعووں کو متعارف کروا کر اسے مزید نظریاتی بنائے۔ اگر مسٹر پودار کو باقاعدگی سے معاوضے کی ادائیگی کی جاتی اور اسے حساب کتاب میں مناسب طریقے سے دکھایا جاتا، تو اپیل گزار اس طرف سے دعوی کر سکتا تھا، اور اس کی ادائیگی کی معقولیت کے بارے میں انڈسٹریل ٹریبونل کی جانچ پڑتال کے تابع، اس طرح کے دعوے کی اجازت دی جاتی۔ لیکن اگر کسی وجہ سے مسٹر پودار نے کوئی معاوضہ نہیں لیا، تو اس اکاؤنٹ پر کٹوتی کو نظریاتی طور پر کرنے کی اجازت دینا غیر منصفانہ ہوگا کیونکہ فارمولے کے کام کو بعض اوقات نظریاتی طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ ہماری رائے میں، صرف دستیاب زیادہ مقدار کو مایوس کرنے کے مقصد سے اس طرح کی چیز کو شامل کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس کے علاوہ، ایسا لگتا ہے کہ ٹریبونل نے مسٹر گپتا کے ثبوت کو قبول نہیں کیا ہے اور اس نے ایک اہم تبصرہ کیا ہے کہ مسٹر کے آر پودار نے خود اپنے معاوضے کا دعوی کرنے کے لیے گواہ خانے میں قدم نہیں رکھا ہے۔ مسٹر گپتا گپتا سے پوچھا گیا کہ کیا مسٹر پودر ثبوت دینے والے ہیں، اور انہوں نے سوال کا جواب منفی دیا۔ لہذا، اگر اس معاملے میں ثابت ہونے والے حالات میں، ٹریبونل نے مسٹر پودار کے نظریاتی معاوضے کے حوالے سے اپیل کنندہ کی طرف سے کٹوتی کے دعوے کی اجازت دینے میں جواز محسوس نہیں کیا، تو اپیل کنندہ سنگین شکایت نہیں کر سکتا۔

تنازعہ کا دوسرا نقطہ ٹریبونل کی ہدایت کے حوالے سے ہے کہ اپیل کنندہ بحالی کے لیے کوئی دعوی کرنے کا حقدار نہیں تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹریبونل یہ نظریہ اختیار کرنے کی طرف مائل تھا کہ چونکہ اپیل کنندہ نے استعمال شدہ مشینری سے اپنا کاروبار شروع کیا تھا، اس لیے وہ مذکورہ مشینری کو بالکل نئی مشینری سے تبدیل کرنے کی بنیاد پر بحالی کا دعوی کرنے کا حقدار نہیں تھا۔ دوسرے لفظوں میں، ٹریبونل کی رائے معلوم ہوتی ہے کہ ایسے معاملات میں جہاں آجر استعمال شدہ مشینری کے ساتھ اپنا کاروبار چلا رہا ہے، بحالی کا حساب اس بنیاد پر لگایا جانا چاہیے کہ مذکورہ استعمال شدہ مشینری کو استعمال شدہ مشینری سے تبدیل کیا جائے گا نہ کہ نئی مشینری سے۔ اس نظریے کو اس عدالت نے ساؤتھ انڈیا مل مالکان ایسوسی ایشن اور او آر ایس بنام کوئمبٹور ڈسٹرکٹ ٹیکسٹائل ورکرز یونین اینڈ او آر ایس (1962) کے معاملے میں مسترد کر دیا ہے۔ لہذا، اپیل کنندہ یہ دعوی کرنے میں درست ہے کہ بحالی کے سوال سے نمٹنے میں ٹریبونل کی طرف سے اپنایا گیا نقطہ نظر غلط ہے۔

تاہم، اس سے اپیل کنندہ کو مدد نہیں ملتی کیونکہ موجودہ معاملے میں۔ ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی جانب سے مسٹر دنشا کی طرف سے اپنے اس دعوے کے ذیلی بیان میں دیے گئے شواہد پر غور کیا ہے کہ اپیل کنندہ کی بحالی کی ضرورت روپے **8,84,629** کے حکم کی ہوگی۔ یہ سچ ہے کہ ٹریبونل کی طرف سے دی گئی وجوہات میں سے ایک یہ ہے کہ اپیل کنندہ اس بنیاد پر بحالی کا دعوی کرنے میں جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے پرانے کی بحالی

کے لیےنئی مشینری خریدے گا؛ لیکن کئی دیگر وجوہات ہیں جن پر ٹریبونل نے تبادلہ خیال کیا ہے اور ان وجوہات سے پتہ چلتا ہے کہ ٹریبونل مسٹر دنشا کے بیانات کی درستگی اور ان کی اعتبار سے مطمئن نہیں تھا۔ اتفاق سے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ نے بحالی کے تحت آئٹموں میں سے ایک کے طور پر اپنے مردہ اسٹاک کی بحالی کے لیے ایک نیا دعوی کیا، اور ٹریبونل نے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے۔ نتیجے میں، ٹریبونل کا نتیجہ اپیل کنندہ کی قیادت میں شواہد کی تعریف پر مبنی ہے اور ریکارڈ پر دستیاب مواد کے حوالے سے اس میں خلل نہیں ڈالا جا سکتا۔ ٹریبونل نے یہ بھی احتیاط برتی ہے کہ اگر اپیل گزار مستقبل میں بہتر ثبوت پیش کرتا ہے تو اس کے باز آبادکاری کے دعوے کا فیصلہ کن کی بنیاد پر کرنا ہوگا اور موجودہ فیصلہ اس کے خلاف کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرے گا۔ ہماری رائے میں، موجودہ اپیل میں بس اتنا ہی کیا جا سکتا ہے۔

تاہم، فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے یہ دلیل دینے کی کوشش کی کہ ٹریبونل کو ایڈہاک بنیاد پر بحالی کے لیے کچھ الاؤنس دینا چاہیے تھا اور اس دلیل کی حمایت میں، انہوں نے ہمیں ساؤتھ انڈیا مل مالکان ایسوسی ایشن ((1962) آئی ایل جے 223) کے معاملے میں کیے گئے کچھ مشاہدات کا حوالہ دیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملے میں، اپیل کنندہ ملز نے اپیل کنندہ کی طرف سے اس کی خریداری سے پہلے اصل قیمت اور اس کے بعد مشینری کی گراوٹ کے بارے میں متعلقہ ثبوت پیش نہیں کیے تھے، اور اس لیے، ریکارڈ پر دستیاب شواہد پر عمل کرتے ہوئے، ٹریبونل نے کچھ ایڈہاک بنیاد کو اپنایا۔ ٹریبونل کی طرف سے اپنائی گئی ایڈہاک بنیاد کے بارے میں کوئی شکایت نہیں کی گئی تھی۔ صرف شکایت ٹریبونل کی طرف سے کیے گئے کچھ مشاہدات کے خلاف کی گئی تھی کہ اگر موجودہ مشینری استعمال شدہ ہے تو اسے صرف استعمال شدہ مشینری کے ذریعے بحال کیا جانا چاہیے، اور اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ مذکورہ مشاہدات معاملے میں حقیقی قانونی حیثیت کی نمائندگی نہیں کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ فرض کرنا غلط ہوگا کہ اس عدالت نے اس مخصوص معاملے میں ٹریبونل کی طرف سے اپنائی گئی ایڈہاک بنیاد کی منظوری دی یا اس کی توثیق کی۔ مذکورہ عارضی بنیاد کو کس مواد پر اپنایا گیا یہ معلوم نہیں ہے، اور ہمارے خیال میں یہ تجویز کرنا غیر معقول ہوگا کہ اگر آجر بحالی کے اپنے دعوے کو درست ثابت کرنے کے لیے کافی ثبوت پیش نہیں کرتا ہے اور ٹریبونل اس ثبوت کو مسترد کرنے کی طرف مائل ہے جو پیش کیا گیا ہے، اس کے باوجود ٹریبونل کو خالصتاً فرضی اور خیالی ایڈہاک بنیاد پر کچھ بحالی کا فیصلہ دینا چاہیے۔ ایسے معاملے میں ٹریبونل صرف اتنا کر سکتا ہے کہ آجر کو مستقبل میں بہتر ثبوت پیش کرنے کا موقع دے کر اس کے عہدے کی حفاظت کی جائے، اور موجودہ معاملے میں ٹریبونل نے یہی کیا ہے۔

اس کے بعد فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے دولت ٹیکس کی کٹوتی کا دعوی کرنے کی کوشش

کی گئی۔ اس عدالت کی طرف سے مستقل طور پر یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ بونس کے حساب میں آجر انکم ٹیکس کے ساتھ ساتھ ویلتھ ٹیکس کی کٹوتی کا دعوی کرنے کا حقدار ہے؛ لیکن، موجودہ معاملے میں، اس بات کا تعین کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ وصول کردہ یا ادا کردہ ویلتھ ٹیکس کی رقم کتنی ہے، اور اس لیے، اس اکاؤنٹ پر اپیل کنندہ کو کوئی ریلیف نہیں دیا جا سکتا۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گی

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document